رسم مہندی اور مایوں

امِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
مشربہ علم و حکمت
0321-4609092

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسم مایوں اور مہندی

اُمِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

نام کتاب	رسم مایوں اور مہندی
اہتمام	محمد عبد منیب
ناشر	مشربہ علم وحکمت
اشاعت اول	ذی قعدہ ۱۴۳۰ھ
اشاعت دوم	ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ
قیمت	28:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دارالشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دارالکتب السلفیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

رسمِ مہندی اور مایوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ وضاحت

مائیوں اور مہندی دو جڑواں رسمیں ہیں۔ جنہیں بیاہ کے موقع پر ہندو لوگ کرتے ہیں۔ یہ دونوں رسمیں ہمارے معاشرے میں بھی عام ہیں حالانکہ ہم مسلمان ہیں اور ہندو کافر۔ مسلمان اور کافر کی رسمیں ایک جیسی کبھی نہیں ہوسکتیں لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ موجودہ مسلمان صرف مائیوں اور مہندی ہی نہیں اور بھی بہت سی ہندوانہ رسومات ادا کرتے ہیں۔

اب تو رسمِ مہندی کو جدید رنگ دیا گیا ہے۔ رسمِ حنا کے نام سے اس طرح کارڈ چھپوائے جاتے ہیں جس طرح نکاح، ولیمہ یا برات وغیرہ کے لیے۔ مہندی کے جلوس گلیوں بازاروں سے بھنگڑا اور لڈّی ڈالتے گزرتے ہیں، گویا رقصِ شیطان بڑے زوروشور سے ہوتا ہے۔

جو چیز ہی سرے سے کافرانہ ہو اس پر تفصیل سے لکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن ایک بہن کا اصرار تھا کہ لوگ اس رسم کے گناہ کی سنگینی سے واقف نہیں ہیں۔ اگر وضاحت کر دی جائے تو ممکن ہے لوگ باز آجائیں۔ اس خیال کے تحت یہ کتابچہ تحریر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اغیار کی مشابہت سے بچائے۔ آمین!

ہندو مذہب میں رسموں کی حقیقت

ہندو مذہب روحوں، اوتاروں اور دیوی دیوتاؤں پر یقین رکھنے والا مذہب ہے۔اس میں کائنات کی ہر چیز پوجی جاسکتی ہے، جو چیز بھی فائدہ پہنچائے وہ دیوتا مان لی جاتی ہے۔مثلاً آگ سے کھانا پکایا جاتا ہے لہٰذا یہ اگنی دیوتا ہے۔سورج سے فصلیں پکتی ہیں لہٰذا یہ سوریہ دیوتا ہے۔چاند رات کو ٹھنڈک اور روشنی پہنچاتا ہے لہٰذا یہ چندر دیوتا ہے۔زمین سے اناج اگتا ہے لہٰذا یہ دھرتی ماتا دیوتا ہے۔گائے دودھ دیتی ہے اور اس نے ہندو مذہب کے مطابق دنیا کو اپنے سینگ پر اٹھا رکھا ہے لہٰذا گئو دیوتا ہے۔بندروں نے راون کے مقابلے میں رام کی مدد کی تھی لہٰذا ہنومان بھی دیوتا ہے۔گنگا جمنا کے پانی سے فصلیں سیراب کی جاتی ہیں لہٰذا ان کا پانی بھی پوِتر ہے۔بیوی کو شوہر تحفظ اور کھانا پینا دیتا ہے لہٰذا شوہر بیوی کا دیوتا ہے۔

ہندومت کے مطابق روح مرتی نہیں بلکہ قالب بدل لیتی ہے۔اگر اچھے کام کیے تو دوبارہ کسی اچھے قالب میں جنم لیتی ہے اور اگر برے کام کیے تو کسی بری چیز کے قالب میں جنم لیتی ہے۔روحیں مرنے کے بعد بھٹکتی رہتی ہیں اور بڑے

بھیانک انداز میں دشمنوں سے انتقام بھی لیتی ہیں۔اس لیے روحوں کو خوش کرنے اور آرام پہنچانے کے لیے ان کے مرنے کے بعد مختلف رسمیں کی جاتی ہیں۔

ہندوؤں کے تمام دیوتا اور اوتار شریر بچوں سے بھی زیادہ کھلنڈرے اور ضدی ہیں۔کھیل اور جنگ کی صورت میں بیویاں اور سلطنت ہار دینا ان کے لیے ایک عام بات ہے۔ چنانچہ پانڈو نے کوروؤں کے ہاتھ جوا کھیلتے ہوئے اپنی بیوی دروپدی اور سلطنت دونوں ہار دیئے تھے۔

بے غیرتی اور بے حیائی کا مذہب:

ہندو مذہب میں حیا نام کی کوئی چیز نہیں۔وہ عورت کے اندامِ نہانی کو بھی پوجتے ہیں اور مرد کی شرم گاہ کو بھی۔شیو کا لنگ ان کا مشہور بت ہے جس کے مجسمے جگہ جگہ ملتے ہیں۔ان کے ہاں چونکہ یہ اعضا قابلِ ستر نہیں لہٰذا ایک دوسرے کے سامنے ننگے ہونا عیب نہیں سمجھا جاتا۔

گنگا جمنا میں مردوں اور عورتوں کا ننگے ہو کر اکٹھے اشنان کرنا،عورتوں کا ساڑھی پہن کر بازو، کمر، پیٹ کو ننگا رکھنا،مردوں کا کبڈی کھیلتے یا اکھاڑوں میں اترتے یا کام کرتے وقت صرف لنگوٹ (جو صرف شرم گاہ کو ڈھانپتا ہے) پہننا،لنگوٹ باندھ کر دوسروں سے مالش کرانا اور دبوانا، بچے کی ولادت پر چھٹی اور چھلے کے

غسل پر مختلف دوائیاں ڈال کر عورتوں کا عورتوں کو ننگا کر کے غسل دینا، شادی بیاہ پر دلہا کو عورتوں کے جھرمٹ میں کھارے ڈالنا (غسل کی ایک رسم کا نام) بے حیائی اور بے غیرتی کے مذہبی مظاہرے ہیں۔

رسموں کا گورکھ دھندا:

ہندو کے ہاں ولادت سے لے کر مرنے تک اَن گنت رسموں کا گورکھ دھندا ہے۔ان کے ہاں رسمیں ہی پوجا پاٹ ہیں۔انہوں نے بے شمار دیوتا بنا رکھے ہیں لہٰذا ان کو خوش کرنے کے لیے انہیں بے شمار رسمیں بھی کرنی پڑتی ہیں۔

[تفصیل کے لیے دیکھیے ہندو مذہب کے تہوار اور رسمیں]

شادی بیاہ کی رسمیں:

ہندوؤں کے ہاں شادی یا بیاہ خوشی کی تقریب ہے۔لہٰذا اس پر انہیں اپنے بے شمار دیوتاؤں کو خوش کرنا پڑتا ہے جن میں سے دو دیوتاؤں کی خوش نودی خاص ہے۔ ''کام'' محبت کا دیوتا اور ''دُرگا'' قہر کی دیوی تاکہ دلہا دلہن بدروحوں اور مصیبتوں سے محفوظ رہیں۔

دن طے کرنا:

منگنی اور دن طے کرنے کے لیے زائچہ بنوا کر سعد گھڑی طے کرنا، بیاہ کی

رسموں کے آغاز میں دلہا دلہن پر اناج یا پیسے وار کر غریبوں کو دینا، دن طے کرنے کے لیے دلہا والوں کا سرخ جوڑا، سوامن بد (خشک میوے چھوہارے، بادام، پستہ، اخروٹ وغیرہ) لے کر کثیر مہمانوں کے ساتھ دلہن والوں کے گھر جانا۔ چونکہ جنس اور محبت کا دیوتا ''کام'' ہے لہٰذا کام دیوتا کی عید ''ہولی'' کی طرح لڑکیاں پانی میں لال پیلے رنگ ملا کر دن طے کرنے آنے والے مہمانوں پر پھینکتی ہیں۔

دن طے ہوتے ہی دونوں گھروں میں ڈھولک بجنے کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ لڑکیاں گیت گاتی اور لڑکے لڑکیوں میں چکر لگانے آتے جاتے رہتے ہیں اور آنکھوں آنکھوں میں باہم اشارے ہوتے ہیں۔ اب دلہا دلہن کے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کے ہاں بھی مہینہ بھر پہلے ڈھولک بجانے کا رواج ہو گیا ہے۔

جس طرح دسہرے پر رام کا سوانگ بھر کر ڈرامہ رچایا جاتا ہے اس طرح کوئی صاحب یا صاحبہ کسی ڈراؤنے آدمی کا سوانگ بھر کر اچانک ڈھولک بجانے والیوں کو آکر ڈراتا ہے، لڑکیاں چیخ مار کر ادھر ادھر بھاگتی ہیں اور کام دیوتا خوش ہو جاتا ہے۔

مائیوں بٹھانا:

بیاہ سے ہفتہ بھر پہلے مائیوں بٹھانے کی رسم ہوتی ہے۔ روپیہ اور اناج وار کر ہیجڑوں کو دیا جاتا ہے۔ کمی کمین (نیچ ذات) لوگ آنے والوں کی سیوا کرتے

ہیں۔لڑکے یا لڑکی کو چوکی پر بٹھا کر عورتیں ایک پیالی میں تیل ڈال کر دلہا دلہن کے سر پر لگاتی ہیں۔ ساتھ فحش گیت گائے جاتے ہیں تاکہ روحیں خوش ہوں۔شرط یہ ہے کہ تیل لگانے والی عورتیں سہاگن ہوں۔دلہا دلہن کو سرخ دوپٹہ اوڑھا کر اور گانا باندھ کر ابلی ہوئی گندم کی گھنگنیاں بانٹنے کے لیے دی جاتی ہیں۔ دلہا دلہن نے سب سے پہلے اپنے لنگوٹیے دوست کو تھپڑ مار کر یہ گھنگنیاں دینی ہوتی ہیں، اور ساتھ اس کے کپڑے بھی پھاڑنے ہوتے ہیں جب کہ دوست نے خود کو تھپڑ کھانے اور کپڑے پھٹنے سے بچا کر گھنگنیاں لینی ہوتی ہیں، اس کشمکش میں خوب ہاتھا پائی اور دھکم پیل ہوتی ہے۔ جسے تھپڑ پڑ جائے اس کے متعلق گمان کیا جاتا ہے کہ اس کا بیاہ بھی جلد ہوگا۔

گانا باندھنے سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ روحوں سے حفاظت ہوگی، بھوت پریت کا سایہ نہیں ہوگا۔ مائیوں کی رسم کے ساتھ ہی دلہا دلہن کی حفاظت کا کام ان کے دوستوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

دلہا دلہن کو ایک منٹ کے لیے بھی تنہا نہیں چھوڑا جاتا ورنہ بدروحیں انہیں مار دیں گی یا کسی بیماری اور حادثے میں مبتلا کر دیں گی۔

دلہن کو سہیلیوں کے ساتھ کمرے میں بند کر دیا جاتا ہے۔ مائیوں کے روز

ڈھول بجتا اور بھنگڑا بھی ڈالا جاتا ہے۔ساتھ کھانے کی دعوت بھی دی جاتی ہے۔

رسمِ مہندی:

رسمِ مہندی پر سسرال دلہن کے لیے پیلا جوڑا اور ایک بڑے تھال میں گندھی ہوئی مہندی سجا کر اس میں موم بتیاں جلا کر باقاعدہ جلوس کی شکل میں آتے ہیں۔ مہندی کی مقدار سوا من ہوتی ہے، ساتھ ساتھ باجے بجتے اور عورتیں لڈّو ڈالتی ہوئی آتی ہیں، اب باقاعدہ رقص کیا جاتا ہے۔

دلہا دلہن کو عورتیں مہندی لگاتی اور ساتھ ساتھ فحش گیت گاتی اور فحش حرکات بھی کرتی ہیں۔ نوجوان لڑکے لڑکیوں میں ساتھ ساتھ فقرہ بازی اور نظر بازی کا کام بھی جاری رہتا ہے۔ بزرگ ان بے غیرتی کے مناظر کو نیک شگون خیال کرتے ہیں۔ دلہن والے گھر میں مہندی کے روز پُر تکلف دعوت کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔

کھارے ڈالنا:

اسے گھڑ دلی بھرنا بھی کہتے ہیں۔ ہندو گنگا جمنا کا پانی خوب صورت گھڑوں میں مختلف رسومات ادا کرتے ہوئے بھر کر لاتے ہیں۔ چوڑیاں چھنکاتی بھابھی گھڑے کو سر پر اٹھاتی ہے۔ دلہا کو سرِ عام عورتوں کے جھرمٹ میں عورتیں ایک خاص طریقے سے غسل دیتی ہیں۔ غسل کے بعد پہلا گانا اتار کر نیا گانا باندھا جاتا ہے۔

غسل کے بعد چوکی پر ہی بھابھی دلہا کو مکھن اور گڑ ملا کر اپنی انگلیوں سے چٹاتی ہے۔ دلہا نے بھابھی کی انگلیوں پر کاٹنا ہوتا ہے اور بھابھی نے انگلی بچا کر مکھن کھانا کھلانا ہے۔ یہ بھی چھینا جھپٹی اور بے غیرتی کا ایک کھیل ہوتا ہے۔ چاروں طرف دیکھنے والوں کا ہجوم ہوتا ہے جوان مناظر سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

اس کے بعد دلہا کو نئے کپڑے پہنائے جاتے ہیں اور لال دوپٹہ اور سہرا لگایا جاتا ہے۔

گانا باندھنا:

گانا جس کا نام راکھی باندھنا اور راکھشی بھی ہے۔ یہ ایک کالی، نیلی ڈوری ہوتی ہے جسے حفاظت کے لیے بہنیں بھائیوں کی کلائی پر باندھتی ہیں۔ اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ یہ آفات اور بدروحوں سے محفوظ رہے گا۔ راکھی ''کام'' جنس اور محبت کے دیوتا کے تہوار ہولی پر بھی باندھی جاتی ہے۔

بیاہ پر گانا یا راکھی مختلف رنگوں کے کپڑوں یا دھاگوں سے بنایا جاتا ہے۔ دلہن دلہا کے ساتھ ساتھ ان کے دوستوں اور خاندان کے چھوٹے بڑے لڑکوں کو بھی گانا باندھا جاتا ہے۔ لڑکوں کو سہرا یا ہار پہنایا جاتا ہے۔ دلہا کو شہ بالا اور سہرا یا گانا پہننے والے دوسرے لوگوں کو سربالا اور سربالی کہتے ہیں۔

سہرا:

آفتاب، سورج دیوتا کی مشابہت ہے۔اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دلہا سورج دیوتا کی طرح اپنی بیوی کی حفاظت کرے گا اور سورج دیوتا اس مشابہت سے اس پر مہربان ہوگا اور سورج دیوتا کی طرح یہ دلہا سدا زندہ رہے گا اور اس کی بیوی سہاگن رہے گی۔

سلامیاں دینا:

اب سلامی دینے کا کام شروع ہو جاتا ہے جسے ہندی میں نیوگ کہتے ہیں۔ سب سے پہلے ماموں سلامی دیتا ہے جو ہزاروں کی رقم میں ہوتی ہے۔ دلہا سب سے نیوگ کے پیسے لے کر ماتھے تک ہاتھ لے جا کورنش بجالاتا ہے۔ ساتھ ساتھ لوگ دلہا دلہن کو دیکھتے بھی ہیں اور ہنسی مذاق بھی کرتے ہیں۔ ساتھ ساتھ باجے اور شہنائیاں بھی بجتی جاتی ہیں۔

دلہن کے گھر جب برات روانہ ہوتی ہے تو دلہا کو سجائے ہوئے گھوڑے یا بگھی پر سوار کیا جاتا ہے اور (اب کار بھی) رتھ یا بگھی پر سوار ہونا دراصل ان کے دیوتاؤں کی مشابہت ہے جو رتھ پر سوار ہو کر جنگیں لڑتے اور پھر جنگ جیت کر دوسرے راجوں اور سلطنت پر قبضہ کر لیتے ہیں۔

برات:

برات دراصل ان کے دیوتاؤں کے لشکر کی مشابہت ہے جو نقارے بجاتا ہوا حملہ کرنے یا جوا کھیلنے کے لیے میدان میں اترتا ہے۔ براتی بڑے طمطراق، نخرے اور چاؤ کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ ساتھ گولے داغے جاتے، آتش بازی کی جاتی اور باجے بھی بجائے جاتے ہیں۔

باگ پھڑائی:

برات جب روانہ ہونے لگتی ہے تو بہنیں گھوڑے یا بگھی کی باگ پکڑ لیتی ہیں۔ ساتھ گیت گاتی اور نیوگ مانگتی ہیں۔ شادی پر دھیانیوں (خاندان کی بیٹیوں) کو خوش کرنا اچھا شگون ہے ورنہ ان کی بددعا لگ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ہندو مذہب میں بیٹی کو بیٹوں کے برابر حقوق حاصل نہیں ہیں۔ اس کی پیدائش پر باقاعدہ سوگ منایا جاتا ہے اور لوگ افسوس کرنے آتے ہیں۔ بیٹی کو نچلی ذات (شودر اور اچھوت) کے درجے پر رکھا جاتا ہے۔ اسے باپ اور بھائیوں کی خدمت گار سمجھا جاتا ہے لیکن جب کوئی خوشی کا موقع ہو، اس وقت اسے کچھ مال وغیرہ دے کر یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس طرح وہ بھائیوں بھتیجوں کو دعا دے گی اور دلچسپ بات یہ کہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ اگر دھیانیوں کو خوش نہ کیا جائے تو ان کی بددعا لگ جاتی ہے اور

ان کو خوش رکھیں تو ان کی دعا بھی لگتی ہے۔

مزید رسمیں:

برات کے دلہا کے گھر پہنچتے ہی مزید کئی رسمیں ہوتی ہیں۔ ہیجڑے، میراثی اور سوانگ بھرنے والے ناچتے گاتے ہیں۔

سالیاں دلہا کو دودھ پلاتی اور نیوگ لیتی ہیں۔ برات کا راستہ روکتی اور پیلا رنگ ڈال کر آٹے سے دلہا کے گھر والوں کی مضحکہ خیز شکلیں بنا کر دلہا اور اس کے ماں باپ کے سامنے رکھتی ہیں اور ان کا خوب مذاق اڑاتی ہیں۔ دلہا کی جوتی بھی چھپائی جاتی ہے۔ دلہا کے کھانے میں گوبر اور مٹی ڈالی جاتی ہے۔ دلہا اور اس کے گھر والوں کو طرح طرح سے تنگ کرنا نیک شگون سمجھا جاتا ہے۔

دراصل اس کے پیچھے بھی ہندو کے دیوتا کی ایک کہانی ہے۔ ہوا یوں کہ ایک دفعہ رانی نہانے کے لیے سہیلیوں کے ساتھ دریا پر گئی اور کپڑے اتار کر کنارے پر رکھے۔ رام دیوتا دیکھ رہا تھا۔ وہ ان کی بے خبری میں ان کے کپڑے لے کر درخت پر چڑھ گیا۔ جب وہ اشنان کر کے نکلیں تو کپڑے غائب تھے۔ انہوں نے ادھر ادھر دیکھا، پتا چلا کہ رام دیوتا درخت پر لے کر چڑھ گیا ہے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لیے۔

رام نے کہا کپڑے تب دوں گا جب میرے سامنے کانوں کو ہاتھ لگاؤ گی۔اس طرح اس کا مقصد انہیں پوری طرح ننگے دیکھنا تھا۔تمام لڑکیوں نے ایسا کیا تو پھر رام نے کپڑے دیئے۔

اب بیاہ کی رسموں میں اور خصوصاً دلہا کا سالیوں کو تنگ کرنے اور سالیوں کا دلہا کو تنگ کرنے کے اس ڈرامے کو ہر جگہ دہرایا جاتا ہے۔

یاد رہے کہ توبہ کرتے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگانا بھی ہندوؤں کا طریقہ ہے لہٰذا مسلمانوں کو اس سے پورے طور پر بچنا چاہیے۔

بندھن اور پھیرے:

بندھن کی رسم کے وقت اگنی (آگ) دیوتا کے گرد دلہا دلہن پھیرے لگاتے ہیں، اس موقع پر دونوں کے دامن باندھ دیئے جاتے ہیں۔"کام" جنس اور محبت کے دیوتا کی ہولی پر بھی آگ کے گرد پھیرے لگائے جاتے ہیں۔

جہیز:

بیٹی کو خوش کرنے اور اسے سسرال میں خوش رہنے کے جتن کے طور پر ماں باپ اسے جہیز دیتے ہیں۔ہندوؤں میں لڑکی اَن چاہی اور زائد از ضرورت ہے، اس لیے ماں باپ اس کے سسرال کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنہوں نے ان کی بیٹی کو

قبول کرلیا: اس شکریے کے ساتھ ساتھ سسرال کو بھی قیمتی ہدیوں سے نوازا جاتا ہے اور بیٹی کو اس قدر سامان دیا جاتا ہے کہ اسے کبھی بھی اپنے استعمال کے لیے سسرال سے کوئی چیز نہ مانگنا پڑے۔

بیٹی کو رخصت کرتے وقت ماتم کی سی کیفیت ہوتی ہے۔ ماں باپ، ساس سسر اور دلہا کے سامنے ہاتھ جوڑ کر یہ گذارش کرتے ہیں کہ وہ ان کی بیٹی پر ترس کھائیں گے اور اسے خوش رکھنے کی کوشش کریں گے۔

ہندوؤں میں بیوی شوہر کی گھر والی بن کر نہیں بلکہ پورے سسرال کی لونڈی بن کر جاتی ہے۔ ظاہر ہے لونڈی سے کام لیا جاتا ہے۔ طلاق ان میں ہے ہی نہیں۔ شوہر فوت ہو جائے تو ستی ہونا پڑتا ہے یا تمام عمر بیوگی کاٹنا پڑتی ہے۔ اسی لیے تو اتنے شگن کیے جاتے ہیں تاکہ دلہن کا سہاگ قائم رہے۔

لونڈی کا اپنا جہیز ہو تو اس پر اسے کوئی روک ٹوک نہیں لیکن سسرال کی چیزیں وہ استعمال نہیں کرسکتی۔

جب تک بیٹی زندہ ہے والدین مختلف رسموں کے نام پر اس کے سسرال اور شوہر کو دیتے رہتے ہیں، ہمارے معاشرے میں بھی تقریباً یہی خیالات اور رسمیں عام ہیں۔

سسرال میں:

دلہن جیسے ہی سسرال پہنچتی ہے، گھر کی چوکھٹ کو تیل لگا کر چیڑا جاتا ہے۔ یہ ہندوؤں کے ہاں کسی مال، دولت یا خوشی کے حصول پر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ دودھیل جانور خریدنے پر بھی چوکھٹ اور جانور کے سینگوں کو تیل سے چیڑا جاتا ہے۔

اب دروازے کے اندر داخل ہونے سے قبل دلہا دلہن کو دروازے میں کھڑا کر کے ماں پیالے میں دودھ ڈال کر ان کے سر پر سے برتن کو گھما کر پیتی ہے۔ دلہا نے ماں کو دودھ نہیں پینے دینا، اس لیے وہ ماں کے پیتے وقت پیالے کو زور سے ہاتھ مار کر دودھ گرا دیتا ہے جس پر حاضرین لطف اندوز ہوتے ہیں۔

منہ دکھائی:

دلہن اپنا چہرہ گھونگھٹ سے چھپائے رکھتی ہے جب تک کہ اس کی مرضی کے مطابق رقم نیوگ کے طور پر نہ ملے۔ اس کے بعد دلہن دیکھنے کے لیے عورتیں اور لڑکے ایک دوسرے کو دھکے دیتے آگے بڑھتے ہیں۔ پورا محلّہ، یا گاؤں اور مہمانوں کی فوج ظفر موج امڈ آتی ہے۔ یہاں بھی جملے بازی چلتی ہے۔ دلہا کے دوست مذاق کرتے اور کبھی پھول پھینکتے ہیں کبھی تنکا، کبھی کھائے ہوئے پھل کی گٹھلی، کبھی چھلکا، کبھی ایک پیسہ دے کر مذاق کیا جاتا ہے۔

دیور:

دیور بھابھی کی گود میں آ کر بیٹھ جاتا ہے اور تب تک نہیں اٹھتا جب تک اپنی مرضی کے مطابق نیوگ کی رقم بھابھی سے وصول نہ کر لے۔ ہندوؤں میں بیوی بڑے بھائی کی ہوتی ہے لیکن وہ تمام دیوروں لیے بھی حلال ہوتی ہے۔ اس لیے وہ مذاق کرے، اس کے ساتھ تنہا ہونے، سیر سپاٹے کے لیے مل کر جانے بلکہ مزید بھی بہت کچھ کر لینے کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ دیور کا مطلب ہی دے بر ہے یعنی دوسرا شوہر ہے چنانچہ ہندوؤں کی دیوی دروپدی پانچ بھائیوں کی مشترکہ بیوی تھی جسے پانڈو نے کوروؤں کے ہاتھ جوئے میں ہار دیا تھا۔

مسہری سجانا:

دلہا دلہن کے لیے شاہانہ کمرہ سجایا جاتا ہے۔ اس میں بھی ان کے دیوتاؤں کی مشابہت ہے۔ ''کام'' دیوتا رنگوں، پھولوں، خوشبوؤں اور عورتوں سے جی بہلاتا ہے۔ لہٰذا سہرے، پھول، موم بتیاں، خوش بوئیں، خوب صورت بستر، غرض رومان انگیز ماحول بنایا جاتا ہے۔

لڑکیوں اور لڑکوں کے جھرمٹ میں دلہا دلہن کو اندر لایا جاتا ہے اور بہت سی بے غیرتی اور بے حیائی والی رسومات ادا کی جاتی ہیں۔

اس کے لیے علاوہ بھی بہت سی رسمیں ہیں مثلاً مکلا وہ وغیرہ۔

بے غیرتی کی ان رسموں کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ ہندو مذہب کی حقیقت سے واقف ہو جائیں اور جان جائیں کہ یہ رسومات اسلام میں کیوں جائز نہیں ہو سکتیں۔

کیا یہ صرف معاشرتی رسمیں ہیں:

جی نہیں! جیسا کہ تفصیل گزر چکی، یہ سب ہندوؤں کی مذہبی رسمیں ہیں اور ہر رسم کے پیچھے ایک عقیدہ کارفرما ہے۔لہٰذا جو لوگ ان رسموں کو معاشرتی رسمیں کہہ کر کر لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے وہ بہت بڑی غلطی پر ہیں۔

آیئے اب دیکھیں کہ اسلامی نقطۂ نظر سے ان رسموں میں کیا کیا قباحتیں ہیں۔

بے حیائی:

جیسا کہ تفصیل گزر چکی، اسلام بے حیائی کو کسی صورت قبول نہیں کرتا بلکہ اس نے تو آدم علیہ السلام کو سب سے پہلا سبق ہی حیا کی پاس داری کا دیا تھا اور فرمایا تھا:

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِیْشًا وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَیْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ. یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَیْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ یَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا

لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا. [الاعراف:۲۶،۲۷]

''اے بنی آدم! ہم نے تم پر لباس نازل کیا جو تمہاری ستر گاہوں کو ڈھانپتا ہے اور زینت بھی ہے اور لباس تو تقویٰ کا بہتر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ شاید لوگ نصیحت حاصل کریں۔ اے بنی آدم! ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں فتنے میں مبتلا کر دے جیسا کہ اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوا دیا تھا اور ان سے ان کے لباس اتروا دیئے تھے تاکہ انہیں ان کی شرم گاہیں دکھائے''۔

آخر لباس چھین کر شیطان کا مقصد تو انسان کو بے حیا بنانا ہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ .

''پس بے شک حیا ایمان سے ہے۔'' [بخاری، مسلم، کتاب الایمان]

یعنی حیا ایمان کی سب سے بڑی اور نمایاں علامت ہے۔ اسی لیے فرمایا:

إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ .

''اگر تم میں حیا نہیں تو جو جی چاہے کرو۔'' [بخاری، کتاب الادب]

واقعی ان بے حیائی کی رسموں کو کرنے والے جو جی چاہے کرتے ہیں اور ان کو کوئی بھی نہ روک سکتا ہے، نہ پوچھ سکتا ہے کہ آخر ایسا کیوں؟

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زنا کرنے والا ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا وہ حالتِ ایمان میں نہیں ہوتا اور شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور توبہ تو اس کے بعد بھی قبول ہو جاتی ہے۔

(مسلم، کتاب الایمان، باب نقصان الایمان بالمعاصی)

شادی کا آغاز کرتے ہی بے پردگی، بے حیائی پر مشتمل لڑکے لڑکیوں کو اکٹھا کر کے انہیں نچوانے والے اپنا اور اپنے بچوں کا ایمان اپنے سینے سے نکال کر خود اپنے ہاتھوں کہیں دفن کر آتے ہیں اگر ایسی حالت میں ہی موت آ جائے تو وہ کس زمرے میں شمار ہوں گے مسلمانوں کے زمرے میں یا کافروں کے زمرے میں؟

ہمارے ہاں جاہل مسلمانوں میں شادی کی تمام رسومات میں شرکت کرنے والے مرد عورتیں، لڑکے لڑکیاں، دلہا دلہن کے بیسیوں دوست اور سہیلیاں سب ایک دوسرے سے دل کھول کر ہنسی مذاق کرتے ہیں، باہم ہاتھ ملاتے اور ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے، بلکہ گلے بھی ملتے ہیں۔ بھنگڑا، ناچ اور لڈو میں لڑکے دوست اور کزن نیز دلہن کی سہیلیاں اور کزن لڑکیاں آپس میں جوڑا جوڑا بن کر ناچتے، تھرکتے اور ساتھ گندے گیت گاتے ہیں۔

بے حیائی کے ان خبیث مناظر میں شیطان خوش ہوتا ہے اور ان تمام ناچنے

گانے والوں کے نتھنوں میں بیٹھ کر انہیں اپنی مرضی کے مطابق مزید گناہ اور بے حیائی میں دھکیلتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ ایسی ساری تقریبات پر اللہ کی لعنت کے پتھر خوب برستے ہیں، ڈھول اور طبلے کی تھاپ حقیقت میں اللہ کی لعنت کے کوڑے کی آواز ہوتی ہے۔

بے حیائی کی انتہا یہ کہ اب مردوں سے عورتوں کا میک اپ کروایا جاتا ہے۔ لاہور شہر میں شہزاد نام کا زنخہ اس کام کے لیے پچاس ہزار روپیہ فی دلہن لے رہا ہے جس میں وہ میک اپ کے ساتھ ساتھ دلہن کا زیور، اور لباس بھی اپنی پسند کے مطابق تیار کرواتا ہے۔ گویا اصل میں دلہن اپنے شوہر کی نہیں بلکہ اس بد بخت دلہن تیار کرنے والے کی ہوتی ہے۔

ہزار بار تھو! ان والدین پر جو ایسا خبیث کام کرتے ہیں اور ان دلہا دلہن پر جو اس پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

فضول خرچی:

اسلام فضول خرچی اور حرام خرچی کو کسی سطح پر بھی پسند نہیں کرتا۔ جب کہ ان رسومات میں ہزاروں روپیہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اگر یہی روپیہ کسی حاجت مند کو دیا جائے تو اس کی ضرورت پوری ہو جائے۔ بے گھر کو دیا جائے تو اس کا گھر بن

جائے۔ بے روزگار کو دیا جائے تو اس کا کاروبار جم جائے۔ اگر کسی مدرسے یا مسجد پر لگایا جائے تو مسلمان اس سے ہمہ وقت فائدہ اٹھائیں۔ اگر کسی مہمان خانے یا کنویں لگانے پر خرچ کیا جائے تو یہ صدقہ جاریہ بن جائے۔ اگر دینی کتب اس رقم سے تقسیم کی جائیں تو جتنے لوگ پڑھیں گے ان سب کے پڑھنے کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے تاکید کی ہے کہ:

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا. إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا إِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا. [بنی اسرائیل:۲۶،۲۷]

''اور حرام جگہ پر خرچ نہ کرو کیوں کہ حرام جگہ پر خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔''

ان رسموں میں شیطان کے چیلے ہر طرح سے پیسہ لٹاتے اور برباد کرنے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ دورِ حاضر میں ہمارے معاشرے کے جاہل اور حیا و ایمان فروخت کرنے والے مسلمان مہندی پر کیسے کیسے مال اڑاتے ہیں۔ غور کیجیے!

☆ لڑکے کی ماں لڑکے کے تمام دوستوں کو ایک ایک جوڑا مہندی پر پہننے کے لیے سلوا کر بھیجتی ہے جو سفید شلوار، رنگ دار قمیض اور پیلے دوپٹے پر مشتمل ہوتا ہے تاکہ لڑکے کورس کی شکل میں مہندی کا تھال اٹھا کر بھنگڑا ڈالتے آئیں۔

☆ لڑکے کا ہر دوست الگ الگ مہندی کا جلوس لے کر دلہا کے گھر آتا ہے، سب دوستوں نے باری طے کی ہوتی ہے۔ ہر جلوس میں پیلے دوپٹے، مہندی کا تھال، اس میں موم بتیاں ساتھ باجا، گانا، بھنگڑا سبھی کچھ ہوتا ہے۔

☆ جس ہال میں مہندی کی تقریب کی جاتی ہے اس کی سیٹنگ اور میچنگ میں بھی پیلے رنگ کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ گویا ہندوؤں سے بڑھ کر ہندو بننے کا شوق پورا کیا جاتا ہے۔

☆ شادی کی تمام تقریبات میں لاکھوں روپیہ لٹایا اور پھینکا جاتا ہے۔

☆ لاکھوں روپے کی آتش بازی بھی کی جاتی ہے اور آتش بازی کے ساتھ نوٹ باندھ کر اسے جب اوپر چھوڑا جاتا ہے تو اس سے نوٹ نیچے گرتے ہیں۔

☆ تقریبات کے لیے گاڑیوں پر لاکھوں روپے کی آرائش کی جاتی ہے۔

☆ بعض لوگ لیموزین لمبی کار کرائے پر حاصل کرتے ہیں جس کا کرایہ ۸۵۰۰۰ (پچاسی ہزار) روپے کم از کم ہے۔

☆ میک اپ کے لیے ہر لڑکا لڑکی لاکھوں روپیہ خرچ کرتا ہے۔ شادی کے چھ دنوں کی چھ تقریبات میں چھ بار بننے سنورنے کے لیے کم از کم ۶۰ ہزار فی کس روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ جب کہ دلہا کے بننے سنورنے پر اور دلہن کے بننے سنورنے پر

جو خرچ آتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔

شادی کی تقریبات اتنی زیادہ ہوتی ہیں کہ الاماں!

☆ منگنی کی دو تقریبیں۔لڑکے کے ہاں، لڑکی کے ہاں۔

☆ دن طے کرنے کی تقریب۔

☆ جتنے دن طے کیے جاتے ہیں اتنی تقریبات ہوتی ہیں، روزانہ کوئی آ رہا ہے کوئی جا رہا ہے۔ساتھ ہی ہر متعلقہ آدمی کے ہاں ڈھولک کا آغاز۔

☆ ہفتہ بھر پہلے محفلِ میلاد کی تقریب سے باقاعدہ شادی کا آغاز، اس میں پیشہ ور نعتیں گانے والوں اور درود وسلام پڑھنے والوں کو بلا کر ختم دلایا جاتا ہے۔اگر بتیاں جلائی جاتی ہیں۔تلاوت کی جاتی ہے۔لڑکے لڑکیاں بظاہر مذہبی رنگ میں نامحرموں کے ساتھ نظر لڑانے، ہاتھ ملانے باہم مسکراہٹوں کا تبادلہ کرنے، اگلی زندگی کا ساتھی چننے، سے آگے بڑھ کر اور بہت سی حرام کاریاں کرنے کا آغاز کرتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کی میلاد کی تقریب کرانے والوں کی یہ جسارت! یہ گناہ در گناہ! یہ توہین رسالت! نبی اکرم ﷺ کے مقدس ناموں کے ساتھ ایسی غلیظ اور ناپاک حرکات! الامان! الحفیظ!

جس نبی ﷺ نے اپنی بیٹیوں کے نکاح صرف نکاح کے چند بول پڑھ کر اور حاضرین کو خطبہ دے کر صرف مردوں کی مجلس میں بیٹھ کر کیے ان کا نام لے کر ہندوؤں اور عیسائیوں کی رسموں کو ملا کر اور ان میں مزید شیطانیت شامل کر کے شادیاں رچانے والے اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ ان پر آسمان ٹوٹ پڑے گا یا زمین پھٹ جائے گی۔

☆ اس کے بعد مہندی کی رسم جو تین دن تک جاری رہتی ہے۔

☆ اُبٹن کی رسم۔ تمام لڑکیاں اور عورتیں اُبٹن لگاتی ہیں، ساتھ وہی بے ہودگی، میوزک، کپڑے، ڈانس۔

☆ ساڑھیوں کی رسم، تمام لڑکیاں رنگا رنگ ساڑھیاں پہنتی ہیں۔

☆ چوڑیوں کی رسم اور ساتھ وہی بے ہودگی۔

☆ برات کا دن

☆ ولیمے کا دن جس میں ملنی زیادہ اہم ہوتی ہے۔

☆ تین چار بار مکلاوے کے پھیرے وغیرہ۔

☆ اس کے بعد سہیلیوں رشتہ داروں کے ہاں دعوتوں کا سلسلہ جس میں صرف دلہا دلہن نہیں بلکہ کثیر تعداد مدعو ہوتی ہے۔ امیر لوگ بڑے بڑے ہوٹلوں میں ہی اس کا

بھی اہتمام کرتے ہیں۔

امیروں کے چونچلے،غریب کے گلے کی پھانس:

امیر لوگ جن کے پاس پیسہ عام ہوتا ہے وہ اپنے لایعنی کام اور چاؤ چونچلے پورے کرنے اور رنگ رلیاں منانے کے لیے ایسی رسمیں کرتے ہیں لیکن غریب لوگ ان کی تقلید میں یہ سب کرنے پر اپنے آپ کو مجبور محسوس کرتے ہیں حالانکہ یہ رسومات اوران پر پیسہ اڑانا مجبوری نہیں بلکہ شیطانی چال ہے۔

جیسا کہ وضاحت کی جا چکی ہے کہ ہندوؤں کے راجہ مہاراجہ لوگ تو یہ رسمیں کر سکتے ہیں کہ وہ شاہ لوگ ہوتے ہیں۔ ہندو لوگ کرتے ہیں کہ یہ ان کا دھرم ہے لیکن ایک مسلمان مال دار جب یہ رسمیں کرتا ہے تو معاشرے کے غریب لوگوں کو بھی شیطان دیکھا دیکھی کرنے کی ہڑک میں مبتلا کر دیتا ہے۔

سودی قرضے:

نتیجہ یہ کہ غریب لوگ سودی قرضے لے کر ساری عمر ان رسموں کی زنجیروں کے ساتھ ساتھ قرضوں میں بھی جکڑے رہتے ہیں۔ قرضہ تو بغیر سود کے بھی ہو تو بغیر ضرورت لینا اچھا نہیں ،قرض اٹھانے والا کبھی چین کی نیند سو نہیں سکتا۔ قرض دار آ گئیں تو جھوٹے وعدے اور بہانے بنانے پڑتے ہیں۔ غرض یہ سلسلہ گناہ در گناہ

چلتا رہتا ہے۔

مخلوط تقریبات:

شادی کی ان تمام رسموں اور تقریبات کا خاصہ مخلوط ماحول بھی ہے، جب تک لڑکے لڑکیاں جمع نہ ہوں، فقرے بازی نہ ہو، لش لش کرتے کپڑے اور لپے پوتے چہرے نہ ہوں،، انہیں کسی شادی یا کسی تہوار یا کسی ڈے کا مزا ہی نہیں آتا۔ شیطان نے نوجوان نسل کو تہواروں اور تفریحات و تقریبات کی ایسی چاٹ لگا دی ہے کہ اب انہیں ان کے بغیر گھٹن محسوس ہوتی ہے اور نام نہاد دانش ور بھی ماحول میں گھٹن کا فریب دے کر نوجوانوں کو مزید شہہ دیتے ہیں۔ جب کہ اسلام کسی بھی سطح پر مخلوط ماحول کی اجازت نہیں دیتا۔ نہ نماز میں، نہ نکاح میں، نہ رستہ چلنے میں۔ [تفصیل کے لیے دیکھیے: مخلوط معاشرہ]

مصنوعات تیار کرنے والے بھی اشتہارات میں بذریعہ عکس اور الفاظ یہی تصور دیتے ہیں۔ مثلاً:

''جیو مزے سے، پیو مزے سے......''تم جہاں ہم وہاں......''رنگ ایسا کہ نظر نہ ٹھہرے......''

میڈیا اور نصاب بھی مخلوط، بے حیا، بازاری اور خباثت بھرے معاشرے کو دکھا

دکھا کر اور پڑھا پڑھا کر اپنا حصہ اس گناہِ بےلذت میں خوب ڈال رہا ہے۔

ناچ، گانا:

ان تمام رسموں میں ناچ اور گانا بھی شامل ہے۔ جب کہ اسلام میں ناچ اور گانا دونوں صریح طور پر حرام ہے۔ ارشادِ رسالت مآب ﷺ ہے:۔

اِنَّ رَبِّیْ حَرَّمَ عَلَیَّ الْخَمْرَ وَالْمَیْسَرَ وَالْکُوْبَةَ وَالْقِیْنَ .

''بے شک میرے رب نے مجھ پر شراب، جوا، طبلے اور باجے کو حرام قرار دیا ہے۔'' [بیہقی، مسند احمد تحقیق علامہ البانی]

اور فرمایا: میری امت میں پتھروں کی بارش، صورتیں مسخ ہونے اور زمین میں دھنسنے کے واقعات رُونما ہوں گے۔ سوال کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ: ایسا زمانہ کب آئے گا؟ فرمایا: جب باجوں اور گانے والی عورتوں کا رواج عام ہو جائے گا اور کثرت سے شرابیں پی جائیں گی۔'' [ترمذی، کتاب الفتن: ۲۲۱۲ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: طاؤس ورباب، مطبوعہ مشربہ علم وحکمت]

آتش بازی:

اسلام میں آتش بازی بھی جائز نہیں۔ یہ خالص کافرانہ تہذیب کی علامت ہے۔ ہمارے معاشرے میں اس وقت یہ وبا اس قدر عام ہے کہ عام دنوں میں

رات کے وقت ہر عمارت کے گلے میں آگ کے طوق نظر آتے ہیں۔ جو وننگ اور کھیل وغیرہ میں جیت جائے وہ گولے داغ کر اور ہوائی فائرنگ کر کے خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ ہر تہوار پر آگ روشن کرنے اور آتش بازی سے دل کھول کر شغل کیا جاتا ہے۔ شب برات، شب معراج، پاکستان ڈے وغیرہ پر، انار، پٹاخے بھی چھڑائے جاتے ہیں۔

اسلام میں آتش بازی فضول خرچی بھی ہے اور کافرانہ تہذیب کی مشابہت بھی۔ [تفصیل کے لیے دیکھیے: آتش بازی اور لائیٹنگ صرف آرائش اور کھیل یا......]

شادی پر تقریباً مہینہ بھر پورے گھر کی لائیٹنگ کی جاتی ہے۔ شادی کی تمام تقریبات مہندی، مایوں، چوڑیوں کی رسم، اُبٹن کی رسم، برات، ولیمہ، وغیرہ سب میں آتش بازی اور لائیٹنگ کا بے تحاشا اظہار کیا جاتا ہے جس پر لاکھوں روپیہ اٹھ جاتا ہے۔ آتش بازی کرتے ہوئے بعض لوگ روپے باندھ کر اسے فضا میں چھوڑتے ہیں اور اس کے چھوٹنے پر نوٹ زمین پر گرتے ہیں۔

شیطان آگ سے بنا ہے اور اس کا انجام بھی آگ ہے اس لیے وہ چاہتا ہے کہ انسان دنیا میں بھی آگ سے کھیل کر اسے خوش کرتا رہے تاکہ آخرت میں بھی انجام کار شیطان ہی کا ساتھی بنے۔

کافروں کی مشابہت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .

''جس نے جس کسی کی مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے۔''

نیز فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا .

''جس نے ہمارے علاوہ کسی کی مشابہت کی وہ ہم میں سے نہیں۔''

[ترمذی: ۲۶۹۵۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۲۱۹۴]

غور کیجیے! رسول اللہ ﷺ یا صحابہ کرام نے کبھی اس قسم کی رسمیں کی ہیں؟ اگر نہیں کیں اور واللہ کبھی نہیں کیں تو پھر ہم کیوں ان رسموں کو ادا کر کے آپ کی امت سے نکل جانے کی وعید اپنے لیے حلال کر لیں۔

یہ رسمیں تو کافروں کی مشابہت ہیں۔ ہندوؤں کی مشابہت ہیں جو کہ ایک گمراہ، ذلیل اور توہمات کی ماری قوم ہے۔

توہمات کا پلندا:

یہ تمام رسمیں توہمات کی پیداوار ہیں۔ یہ سب ہندو قوم کے توہمات کا پلندا

ہے۔انہیں ہم اپنے گھروں میں گھسنے کیوں دیں؟ کیا ہمارا ربِ واحد پر یقین نہیں؟ کیا ہم رب اکرم کی حفظ وامان نہیں چاہتے؟

بھلا ہم اپنے آپ کو رب اکرم کی حفظ وامان سے نکال کر ہندوؤں کے خیالی دیوتاؤں سے کیوں نیک شگونیاں حاصل کریں؟

مذہبی شعار:

ہندو کی تمام رسمیں ان کا مذہبی شعار ہیں۔کسی کافر کا مذہبی شعار استعمال کرنا درست نہیں ۔اگر ایسا کیا تو یہ ایک ناجائز اور ممنوع کام ہوگا۔ہندو میں مہندی، چوڑیاں اور سیندور سہاگ کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔جب شوہر فوت ہو جائے تو عورت پر بناؤ سنگھار تا حیات حرام ہو جاتا ہے۔وہ شوہر کے فوت ہوتے ہی چوڑیاں توڑ دیتی ہے۔اسلام میں عدت صرف چار ماہ دس دن ہے۔بیوہ عورت چوڑیاں توڑے گی نہیں کہ یہ مال کا ضیاع ہے بلکہ اتار دے گی۔عدت گزرنے کے بعد وہ بناؤ سنگھار کر سکتی ہے۔

مسلمان دلہن کے لیے مہندی:

اسلام میں دلہن کو شوہر کے لیے تیار کرنا مستحب ہے لیکن بغیر کسی تکلف کے۔ دلہن خود بھی تیار ہو سکتی ہے اور دوسری خواتین یا سہیلیاں بھی اسے تیار کر سکتی ہیں۔

دلہن کے لیے مہندی لگانا جائز ہے بلکہ ہر عورت کے لیے اس کا جواز ہے سوائے عدت والی عورت کے لیکن مہندی کا رسومات سے کوئی تعلق نہیں۔

دلہن کو شادی سے ایک دو روز قبل یا کسی وقت بھی مہندی لگائی جا سکتی ہے بشرطیکہ کوئی رسم نہ کی جائے۔ جب کہ مردوں کو مہندی لگانا یا ان کا میک اپ کرنا اسلام میں جائز ہی نہیں ہے۔[تفصیل کے لیے ''دلہا ہاؤس'' مطبوعہ مشربہ علم وحکمت]

اسلامی نکاح:

اسلام میں نکاح ایک سادہ سا عمل ہے۔ جس طرح بھوک لگی ہو تو حلال ذریعے سے کمایا گیا کھانا بسم اللہ کہہ کر کسی وقت بھی کھایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح نکاح کی کہیں بات کی، دو نیک اور معتبر گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول کیا۔ ولی نے دلہن کی طرف سے شرکت کی۔ شوہر نے حسب استطاعت مہر ادا کیا یا فی الحال ادھار کر لیا۔

دلہا، دلہن کو اپنے ہاں اسی وقت یا بعد میں لے آیا یا کوئی دوسرا جا کر اسے دلہا کے ہاں چھوڑ آیا۔ دلہن کے آنے کے بعد گھر میں جو کچھ میسر ہوا سے دوسروں کو کھلا کر ولیمہ کر دیا۔ اللہ اللہ خیر سلا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"وہ نکاح بابرکت ہے جو (خرچ کے لحاظ سے) آسان ہو۔"

جو نکاح ہندوؤں کی یا عیسائیوں وغیرہ کی رسموں کے ساتھ کیا جائے اس میں برکت نہیں ہوگی۔

نکاح جس مذہب کی رسموں کے ساتھ کیا جائے اسی مذہب کے مطابق ہوگا۔ خوب غور کر لیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ مسلمان ہونے کے باوجود ہندوانہ رسمیں کر کے میاں بیوی بے برکتی اور بے نکاحی کی زندگی بسر کر رہے ہوں۔ محترمہ شاہ جہان والیہ بھوپال نے اپنی کتاب تہذیب نسواں میں لکھا ہے کہ ہندوانہ رسموں کے تحت کیا گیا نکاح شرعی نکاح نہیں ہوتا۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ

مزید تفصیل کے لیے دیکھیے:

☆ شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت

☆ آتش بازی اور لائٹنگ صرف آرائش اور کھیل یا

☆ پتنگ بازی موسمی تہوار یا؟

☆ کافروں کے تہوار اور ہمارا طرز عمل

اسلامی معاشرت کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔لہذا ہر لمحے اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے......اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولاد کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر......اسلامی اقدار وآداب کے تحت اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخاب زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا......زائد ملے تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

☆ ستر وحجاب......اور غض بصر کی پابندی کرنا۔

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا۔

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے ......کفالت بہ کسب حلال ......حفاظت اوامر ونواہی ......اور امارت وخلافت کا علم حاصل کرنا...... اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا......

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کے بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہ دنیا کے بجائے فلاح آخرت میں ڈوبے رہنا۔

نکاح سیٹ

مسلمان مرد وعورت کا اہل کفر سے نکاح

منگنی اور منگیتر

رشتے کیوں نہیں ملتے

بیویوں کے درمیان عدل

شادی کی رسومات
دعوتیں اور ان میں شرکت

بری اور بارات

دیور اور بہنوئی

ساس اور بہو

عورت اور میکہ

بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق

بیویوں کے باہمی تعلقات

نکاح میں ولی کی حیثیت

مہر بیوی کا اولین حق

مطبوعاتِ مشربہ علم وحکمت

اصلاحِ نفس سیٹ

والفجر

ایمان کی ادنیٰ شاخ

نماز میں پڑھی جانے والی دعائیں

دعاء اذکار اور انگلیاں

جسمانی حرکات اور شائستگی

وہ خوش قسمت کھانے جو نبی ﷺ نے کھائے

کھانے اور پینے کے آداب

بسم اللہ دعاء وشفاء

مطبوعاتِ مشربہ علم وحکمت

0300-4270553

اصلاحِ خواتین سیٹ

سوتیلی ماں اور اولاد

محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں

مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل

بچہ گود لینا

بدنی طہارت کے مسائل

اعتکاف اور خواتین

عورت اور گھر میں دعوت دین

مطبوعاتِ مشربہ علم و حکمت

مشربہ علم و حکمت

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور 0300-4270553 0321-4609092

ہماری مطبوعات

مدحِ منزل (مجلد)
مضامین مسعود
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادت گہِ الفت میں
لواء الجہاد (مجلد)
وسیع الصفات اللہ (مجلد)
خطوطِ تعلیم
لاشوں پر رقص (مجلد)
غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم
صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار
حدود کی حکمت، نفاذ، قتلِ غیرت
علیم و خبیر کے نام خطوط
خطوطِ مسعود (اول)
خطوطِ مریم
میرا مطالعہ
گداگری
بدعت کیا ہے؟
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
پتنگ بازی موسمی تہوار یا؟
رجب کے کونڈے، شبِ معراج
شبِ برات
ویلنٹائن ڈے
اپریل فول
عید میلاد النبی
مبارک باد کے آداب
سالگرہ
آتش بازی اور لائٹنگ
استخارہ کیوں اور کیسے؟
ماہ ذوالحجہ کے فضائل
لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟
کافروں کے تہواروں پر ہمارا طرزِ عمل

رشتے کیوں نہیں ملتے
منگنی اور منگیتر
نکاح میں ولی کی حیثیت
لو میرج
بری اور بارات
شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت
مہر بیوی کا اولین حق
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
دیور اور بہنوئی
بیویوں میں عدل
بیویوں کے باہمی تعلقات
مسلمان مرد و عورت کا اہلِ کفر سے نکاح
عورت کا لباس
پردہ اور خاندان
غضِ بصر اور مرد حضرات
پردے کی اوٹ سے
عورتیں اور بازار
حج میں چہرے کا پردہ
صنفِ مخالف کی مشابہت
حفظِ حیا گفتگو اور تحریر
حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار
حفظِ حیا اور کنواری لڑکیاں
نسوانی بال اور ان کی آرائش
خطوطِ معاشرہ
حفظِ حیا اور ازدواجی زندگی
آواز کا فتنہ
بیوہ کی عدت
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت میت کا غسل و تکفین
بچہ گود لینا

عورت اور گھر میں دعوتِ دین
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل
خطوطِ مسعود
محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
بدنی طہارت کے مسائل
نیا چاند اور ہماری روایات
روزوں کے مسائل
فطرانہ
سحری افطاری اور افطاریاں
چاند رات
اعتکاف اور خواتین
مبارک باد کے آداب
عید کارڈ
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبیؐ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
وہ چاول تھے
تاج پوشی
وہ خط
اور شطونگڑا ہار گیا
اول ہوں
بچے اور کھیل
شہادتین (توحید و رسالت)
شاہی قبا
حدیثِ نبوی کے چند محافظ
ننھے حارث کا خواب
ننھی منی سوچیں
ننھی منی سوچیں
ممتا کے بول
شاخِ گل
آہا نکلا چاند

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092